غزلیں

ظفرعلی ظفر

○

جو تھے ذرے آسماں پر وہ ستارے ہو گئے
اے زمیں کچھ تو بتا کتنے خسارے ہو گئے

میں جو غوطہ زن ہوا تو مل گئے لعل و گہر
سنگ ریزے بحر کے خود ہی کنارے ہو گئے

اس قدر بے خوف آ ہو پھر رہے ہیں دشت میں
پوچھئے مت وحشتوں کے وارے نیارے ہوگئے

رکھ لیا میں نے بھرم اپنے جنوں کا بزم میں
لفظ شعروں کے مرے جب استعارے ہو گئے

اڑ رہی ہیں تتلیاں ہر شاخ گل پر آج کل
ہر طرف گلشن میں پھولوں کے نظارے ہو گئے

چوٹ سر پر لگتی ہے تو پاؤں میں ٹھوکر ظفرؔ
دشمن جاں سارے بام و در ہمارے ہو گئے

اُردو دربار، رحمانیہ اسکول، اسٹریٹ آسنسول (بنگال)

ابوذر نویدؔ

○

ہم نے جھانک کر دیکھا بے شمار آنکھوں میں
آپ ہی نظر آئے بار بار آنکھوں میں

کتنا غم اُٹھاتی ہیں، خواب بھی ترستے ہیں
نیند تک نہیں آتی بے قرار آنکھوں میں

کوئی ہم سا دیوانہ تجھ کو مل نہیں سکتا
ڈھونڈ لیں گے ہم تجھ کو سو ہزار آنکھوں میں

جانے دل کا ویرانہ کب سجے گا پھولوں سے
ہم سجائے بیٹھے ہیں انتظار آنکھوں میں

جان و دل یقیناً ہم تیرے نام کردیں گے
آئے گا نظر جب بھی اعتبار آنکھوں میں

اشک بار پلکیں یوں بے وفا سے کہتی ہیں
آج بھی جھلکتا ہے تیرا پیار آنکھوں میں

چاند سے ستارے کیوں اے نویدؔ جلتے ہیں
حسن چبھتا رہتاہے بار بار آنکھوں میں

P-182/A، اسٹریٹ نمبر 7، بہاری کالونی، شاہدرہ، نئی دہلی